عن عبداللہ بن جداد قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم السواک الفطرۃ

فضائلِ مسواک

مرتبہ

حضرت مولانا اطہر حسین صاحب مظاہری
ابن الحاج الحافظ القاری مولانا مفتی سعید احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ
مفتی اعظم مدرسہ مظاہر العلوم سہارنپور یوپی ۔ (بھارت)

عن عبد اللہ بن حداد قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم السواک الفطرۃ

حضرت عبد اللہ بن حداد سے منقول ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسواک کرنا فطرت ہے

رسالہ

فضائل مسواک

مرتبہ

اطہر حسین مظاہری

ابن الحافظ الحاج القاری سعید احمد رحمۃ اللہ علیہ مفتی اعظم مدرسہ

مظاہر العلوم سہارنپور

ملنے کے پتے:- مکتبہ مدنیہ بادشاہی روڈ مسجد اقصیٰ کراچی نمبر ۳

دفتر خدام اہلسنت مدنی مسجد چکوال

مدنی کتب خانہ احمد پور شرقیہ

مدرسہ عربیہ نیو ٹاؤن کراچی

کتابت مراد آبادی

انعام الیکٹرک اسٹورز شکارپور روڈ سکھر سندھ

Rs: 2.25

حرفِ آغاز

الصطفیٰ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ! الحمد للہ وکفیٰ سلام علیٰ عبادہ الذین اللہ رب العالمین کے آخری رسول سید المرسلین رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا کو تاریکی اور گمراہی سے نکال کر روشنی اور ہدایت کی راہ پر گامزن فرمایا اور ملت اسلامیہ کو کامیابی کی راہ پر لگایا۔ آپ کے ارشادات ہر دور ہر خطہ اور ہر فرد کیلئے واجب اطاعت ہی نہیں بلکہ عبادت کا درجہ رکھتے ہیں۔ آپ کے فرمودہ احکامات روحانی و مادی فوائد سے مالا مال ہیں آپ کے ارشاد کردہ مسنون طریقوں میں ایک سنت مسواک بھی ہے جس کے فوائد فضائل محدثین کرام علماء عظام اور اولیاء کرام اپنے اپنے دور میں بیان کرتے رہے ہیں۔ زیر نظر کتاب فضائل مسواک حضرت مولانا اطہر حسین صاحب ابن حضرت مولانا مفتی قاری سعید احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ مفتی اعظم مظاہر العلوم سہارنپور کی مرتب کردہ ہے اللہ تعالیٰ موصوف کو جزائے خیر دے انہوں نے بڑی محنت سے احادیث نبوی اور علماء امت کی جانب سے تشریحات و ترغیبات اور مسواک کے فضائل و مسائل برکات و آداب کو جمع فرما دیا ہے جس سے مسلمانوں میں مسواک کرنے کا ذوق و شوق پیدا ہوتا ہے اور روحانی و مادی فوائد کے علاوہ اللہ تعالیٰ کی عبادت و قربت اور رسول کی اطاعت و محبت کیساتھ صحت طہارت، و نفاست کا ذریعہ بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو مسواک کی سنت کیساتھ دیگر مسنون اعمال کی پابندی بھی عطا فرمائے اور مکتبہ مدینہ کی جانب سے اس کتاب کی اشاعت کو قبول فرمائے اور مسلمانوں میں اس کو مقبول بنائے آمین۔

احقر محمد عثمان الوری

خادم مکتبہ مدینہ بادشاہی روڈ کراچی نمبر ۳

یکم جمادی الاولیٰ ۱۳۹۸ھ بروز پیر بعد عشاء

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

مِسواک کی اہمیّت احادیث کی روشنی میں

مسواک اور فطرت

(۱) عن عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشر من الفطرۃ قص الشارب واعفاء واللحیۃ والسواک واستنشاق الماء وقص الاظفار وغسل البراجم ونتف الابط وحلق العانۃ وانتقاص الماء یعنی الاستنجاء قال الراوی ونسیت العاشرۃ الا ان تکون المضمضۃ وفی روایۃ الختان بدل اعفاء اللحیۃ تو جد ہذہ الروایۃ فی الصحیحین ولا فی الکتاب الحمیدی ولکن ذکرہا صاحب الجامع وکذا الخطابی فی معالم السنن عن ابی داود بروایۃ عمار بن یاسر۔ (مشکوٰۃ)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا دس چیزیں فطرت (میں داخل ہیں) مونچھیں کاٹنا، داڑھی بڑھانا، مسواک کرنا، ناک میں پانی دینا۔ ناخن کاٹنا جوڑوں کا دھونا بغل کے بال اکھاڑنا۔ موئے زیر ناف مونڈھنا استنجا کرنا۔ راوی کہتے ہیں کہ دسویں چیز بھول گیا۔ مگر یاد پڑتا ہے کہ وہ کلی کرنا ہے۔

(۲) عن عبد اللہ بن حداد قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم السواک الفطرۃ (اخرجہ ابو نعیم)

حضرت عبد اللہ بن حداد سے منقول ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسواک کرنا فطرت ہے۔

ف فطرت کے معنی میں محدثین کا اختلاف ہے بعض کہتے ہیں کہ فطرت کا مطلب یہ ہے کہ یہ دس چیزیں گذشتہ تمام انبیاء اور رسولوں کی سنت ہیں بعض کہتے ہیں کہ فطرت سے مراد فطرت سلیمہ ہے اور مطلب یہ ہے کہ دس چیزیں انسان کی فطرت اور جبلت میں داخل

لہ تفصیلہ فی الخازن والنیل وغیرہما۔ ۱۲

ہیں انسان ان کو طبعاً پسند کرتا ہے۔ حجۃ اللہ البالغہ میں شاہ صاحب نے لکھا ہے کہ ہر ملت اور ہر جماعت کے کچھ مخصوص شعائر اور ممتاز نشانات ہوتے ہیں جن کے ذریعہ ان کی اطاعت اور فرمانبرداری کا حال محسوس و مشاہد ہوتا ہے یہ دس چیزیں بھی مسلمانوں کی خاص علامات اور ملت حنفیہ کے تمام طائفوں اور جماعتوں میں عصراً بعد عصرٍ منقول ہوتی چلی آئی ہیں اسی وجہ سے ان کو فطرت کہا گیا ہے

انبیاء کی سنت عن ابی ایوب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اربع من سنن المرسلین الختان والفطر والسواک والنکاح رواہ احمد والترمذی

عن ابی الدرداءؓ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلث من اخلاق المرسلین تعجیل الفطر وتاخیر السحور والسواک اخرجہ الطبرانی فی معجمہ وابن ابی شیبہ فی مصنفہ موقوعا والدار قطنی رواہ فی الافراد من حدیث حنیفۃ مرفوعا نحو حدیث ابی الدرداء بنایہ

حضرت ابوایوبؓ سے روایت ہے کہ چار چیزیں رسولوں کی سنت ہیں ختنہ کرنا عطر لگانا مسواک کرنا۔ نکاح کرنا حضرت ابوالدرداء فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ تین چیزیں رسولوں کی عادات میں سے ہیں جلدی افطار کرنا سحری کھانے میں دیر کرنا اور مسواک کرنا

ف معلوم ہوا کہ مسواک میں جہاں اور بہت سی خوبیاں ہیں وہاں سب سے بڑی خوبی یہ بھی ہے کہ انبیاء علیہم السلام کی سنت ہے اور ان کی عادات میں سے ہے جو لوگ مسواک استعمال کرتے ہیں وہ بڑے خوش قسمت ہیں کہ مسواک کے اور منافع کے ساتھ ساتھ انبیاء کرام کی اس سنت کا بھی ثواب حاصل کرتے ہیں اور جو لوگ اپنی سستی اور غفلت ہونے کی وجہ سے مسواک نہیں کرتے وہ بڑے ہی نقصان اور ٹوٹے میں رہتے ہیں۔ منافع کم

له ویروی الحیاء بالحاء المملۃ والیاء التحتانیہ یعنی ما یقتضی الحیاء فی الدین لا الحیاء
له فی روایت بعضہم الحناء بالحاء المملۃ وتشدید النون وہذہ الروایہ غیر صحیحۃ ولعلہا
لحرم علی الرجل خضاب الیدو الرجل تشبیہا بالنساء طیبی مختصراً

انبیاء کی اس سنتِ عظمیٰ کے ثواب سے بھی محروم ہو جاتے ہیں۔ علامہ ابن اسماعیل فرماتے ہیں کہ مجھے تعجب ہے ان لوگوں پر جو مسواک جیسی اہم سنت کو ترک کرتے ہیں جس کے بارے میں بہت سی احادیث حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہیں جن میں اس کے فضائل کو بیان کیا گیا ہے یاد رکھو مسواک چھوڑنا بڑا خسارہ ہے۔

عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم علیکم بالسواک فانہا مطیبۃ للفم مرضاۃ للرب رواہ احمد ورواہ البخاری تعلیقا فی کتاب الصیام من حدیث عائشۃ والنسائی وابن خزیمۃ موصولا الا ان فیہ مطھرۃ بدل قولہ مطیبۃ

حضرت ابن عمرؓ سے منقول ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مسواک کا استعمال اپنے لیے لازم کر لو کیوں کہ اس میں منہ کی پاکیزگی اور حق تعالیٰ کی خوشنودی ہے

ف مطلب یہ ہے کہ مسواک کرنے سے منہ صاف شفاف ہو جاتا ہے اور منہ کی گندی ہوائیں دور ہو جاتی ہیں اور اس سنت کی ادائیگی کے سبب حق تعالیٰ کی خوشنودی حاصل ہوتی ہے۔ حضرت علی کرم اللہ وجہ فرماتے ہیں کہ مسواک کو اپنے لئے لازم کر لو اور ہمیشہ کرتے رہو کیوں کہ اس میں اللہ تعالیٰ کی خوشنودی ہے اور اس کی وجہ سے نماز کا ثواب ۹۹ گنا یا چار سو گونہ بڑھ جاتا ہے۔

احتمالِ فرضیت

عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ علیہ وسلم قال تسوکوا فان السواک مطھرۃ للفم مرضاۃ للرب ماجاءنی جبریل الا اوصانی بالسواک حتی لقد خشیت ان یفرض علی وعلی امتی ولولا اخاف ان اشق علی امتی لفرضتہ علیھم وانی لاستاک حتی خشیت ان احفی مقادم فمی رابن ماجہ

حضرت ابو امامۃؓ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مسواک کیا کرو کیونکہ مسواک میں منہ کی پاکی اور حق تعالیٰ کی خوشنودی ہے جبریل علیہ السلام مجھے ہمیشہ مسواک کی وصیت کرتے رہے یہاں تک کہ مجھے خوف ہوا کہ کہیں مجھ پر اور میری

امت پر فرض نہ ہو جائے اگر مجھے اپنی امت پر دشواری کا خوف نہ ہوتا تو میں ان پر مسواک فرض کر دیتا اور میں اس قدر کثرت سے مسواک کرتا ہوں کہ مجھے اپنے منہ کے اگلے حصّہ کے چھل جانے کا خوف ہے۔

عن ابی هریرةؓ لولا ان اشق علی امتی لامرتهم بالسواك مع كل صلاة رواه البخاری واللفظ له ومسلم الا انه قال عند كل صلاة والنسائی وابن ماجة وابن حبان فی صحیحه الا انه قال مع الوضوء عند كل صلاة ورواه احمد بن خزيمة صحيح وعندهما لامرتهم بالسواك مع كل وضوء

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اگر مجھے اپنی امت کی مشقت اور دشواری کا خیال نہ ہوتا تو میں ان میں سے ہر نماز کے وقت مسواک استعمال کرنے کا حکم دیتا۔

ف مطلب یہ ہے کہ چونکہ ہر نماز کے وقت مسواک کرنا مشقت اور دشواری سے خالی نہیں ہے اس لئے مسواک کو امت پر فرض نہیں کیا گیا اگرچہ اس کے فضائل اور منافع کا تقاضا یہی تھا کہ فرض ہوتی تاکہ امت کا ہر فرد ان فضائل و منافع کو حاصل کر سکتا مگر حق تعالیٰ کی رحمت و شفقت کہ اپنے بندوں کی سہولت اور آسانی کے پیش نظر اس کو فرض نہیں کیا تاکہ مسواک نہ کرنے والا گنہگار نہ ہو لیکن ساتھ ہی اس کی ترغیب بھی دی اور اس کو سنت قرار دیا تاکہ اس کے فضائل اور منافع سے محرومی بھی نہ ہو۔

وصیت جبریلؑ

عن ام سلمةؓ قالت قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ما زال جبریل یوصینی بالسواك حتی خفت علی اضراسی رواه الطبرانی باسناد وفیه لین والبیهقی وابن ماجة من حدیث ابی امامة

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جبریل علیہ السلام مجھے ہمیشہ مسواک کی وصیت کرتے رہے یہاں تک کہ مجھے اپنی ڈاڑھوں پر گر جانے کا خوف ہو گیا۔

احتمال وحی

عن ابن عباس رضی الله عنه

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

عنه عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لقد امرت بالسواک حتی ظننت ان ینزل فی قرآن او وحی (ابو یعلی)

کی روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے (اتنی کثرت سے) مسواک کا حکم کیا گیا کہ مجھے اس کے بارے میں وحی آنے کا خیال ہونے لگا یعنی میں نے سمجھا کہ قرآن میں اس کا کوئی حکم نازل ہوگا ف جبریل علیہ السلام کا بار بار اس کی وصیت (تاکید فرمانا۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا اس کے بارے میں قرآن یا وحی کا گمان کرنا۔ مسواک کی کثرت سے اپنی ڈاڑھوں کے گرجانے کا خوف فرمانا یہ سب امور مسواک کی اہمیت (تاکید کو بخوبی ثابت کرتے ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ مسواک کا استعمال نہایت ضروری ہے۔

زنا سے حفاظت

اغسلوا ثیابکم وخذوا من شعورکم واستاکوا وتزینوا فان بنی اسرائیل لم یکونوا یفعلون ذلک فزنت نساؤھم (جامع صغیر او فی السراج اسنادہ ضعیف

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ تم اپنے کپڑوں کو دھوؤ اور اپنے بالوں کی اصلاح کرو اور مسواک کرکے زینت اور پاکی حاصل کرو کیونکہ بنی اسرائیل ان چیزوں کا اہتمام نہیں کرتے تھے اسی لئے انکی عورتوں نے کثرت سے زنا کیا

ف: مطلب یہ ہے کہ پاک وصاف رہو اور جائز زینت اختیار کرو مسواک بھی استعمال کرو تاکہ منہ میں بدبو وغیرہ پیدا نہ ہو اور اپنی شکل کو بدزیب نہ ہونے دو تاکہ اس کی وجہ سے تمہاری عورتیں تم سے نفرت کرنے لگیں گی اور غیروں کی طرف مائل ہوجائیں گی اور زنا سے محفوظ نہ رہ سکیں گی یہی وجہ ہے کہ چونکہ بنی اسرائیل نے ان چیزوں کا اہتمام نہیں کیا اس لئے ان کی عورتیں کثرت کے ساتھ زنا میں مبتلا ہوئیں سراج المنیر میں لکھا ہے کہ عورتوں کو بھی ان چیزوں کا اہتمام کرنا چاہیئے تاکہ مرد بھی دوسری عورتوں کی طرف مائل نہ ہوں اور زنا سے بچ جائیں۔ معلوم ہوا کہ مسواک کے ذریعہ زنا سے حفاظت ہے

خواب میں مسواک

عن ابن عمر ان

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضور

النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال رأنی المنام استوك بسواك فجاءنی رجلان احدھما اکبر من الاخر ولت السواك الاصغر منھما فقیل لی کبر فدفعتہ لاکبر منھما متفق علیہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے (ایکبار) خواب میں دیکھا کہ میں مسواک کر رہا ہوں اور دو آدمی میرے پاس آئے جن میں ایک چھوٹا تھا اور دوسرا بڑا جب میں نے ان میں سے چھوٹے کو (استعمال کیلئے) مسواک دی تو مجھ سے کہا گیا کہ بڑے کو دیجئے (وہ بڑا ہونے کی وجہ سے مقدم ہے) چنانچہ میں نے وہ مسواک ان میں سے بڑے کو دیدی۔

ف (۱) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر چونکہ مسواک کی اہمیت اور اس کی تاکید ظاہر کرنی مقصود تھی اس لئے حق تعالیٰ شانہ نے اولاً بیداری میں مسواک کے استعمال کا حکم دیا اور پھر چونکہ انبیاء علیہم السلام کا خواب بھی وحی ہوتا ہے اس لئے خواب میں بھی آپ سے مسواک کا استعمال کرایا گیا اور گویا ہر طریقہ سے اس کی تاکید ظاہر کیا گیا (۲) اس حدیث سے یہ واقعہ خواب کا معلوم ہوتا ہے۔ مگر ابوداؤد شریف اور بعض دوسری کتابوں سے بیداری کا واقعہ معلوم ہوتا ہے لہٰذا بظاہر دونوں میں تعارض ہے۔ علمائے نے اس تعارض کو دور کرتے ہوئے کہا ہے کہ پہلے خواب کا واقعہ پیش آیا اور پھر بیداری کا اور جب بیداری کا قصہ پیش آیا تو آپ نے خواب کے واقعہ کی بھی خبر دی گویا دونوں الگ الگ قصے ہیں (۳) حدیث بالا سے یہ بھی معلوم ہوا کہ دوسرے کی استعمال کی ہوئی مسواک اپنے استعمال میں لانا جائز ہے بشرطیکہ اس کی اجازت ہو لیکن سنت یہ ہے کہ اس کو دھو کر استعمال کیا جائے

حضرت ابراہیم کا امتحان

عن طاوس عن ابن عباس فی قولہ تعالیٰ واذ ابتلی ابراھیم ربہ کلمات فاتمھن قال ابتلاہ بطھارۃ خمس فی الرأس خمس فی الجسد فاما التی فی الرأس

حضرت طاؤس نے واذ ابتلی ابراھیم ربہ بکلمات فاتمھن کی تفسیر میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ابراہیم علیہ السلام کا طہارت و پاکیزگی میں امتحان کیا چنانچہ پانچ طہارتیں سر میں اور پانچ علاوہ

نقص الشارب والمضمضة والاستنشاق والسواك وفرق راس اما في الجسد تنقيم الاظفار والختان وتنف الابط وحلق العانة والاستنجاء بالماء رتبيهه الغافلين لمرتدي

سر کے اور بدن میں مقرر فرمائی سر کی طہارتیں یہ تھیں، مونچھیں کاٹنا، کلی کرنا، ناک میں پانی دینا، مسواک کرنا، سر میں (اگر بال ہوں) مانگ نکالنا، اور بدن کی طہارتیں یہ تھیں۔ ناخن کاٹنا ختنہ کرنا، بغل کے بال اکھاڑنا موئے زیر ناف مونڈنا، پانی سے استنجاء کرنا۔

ف :۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا جن چیزوں کے ذریعہ امتحان کیا گیا ہے ان میں سے ایک مسواک بھی ہے اس سے اس کی اہمیت اور فضیلت اور اس کا سنت ابراہیمی ہونا صاف طور پر ظاہر ہے پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام کا اس امتحان میں پورے طور پر کامیابی حاصل کرنا اور مسواک یا دیگر امور کا ترک نہ کرنا اس کی تاکید کو اور بھی تقویت پہنچا رہا ہے۔

حضور پر مسواک کی فرضیت

عن عائشة انه قال صلى الله عليه وسلم هذه لكم سنة وعلى فريضة السواك والوتر وقيام الليل وفي اسناده موسى ابن عبد الرحمن الصنعاني وهو متروك

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ چیزیں یعنی مسواک، وتر، تہجد، تمہارے لئے سنت ہیں، اور میرے لئے فرض ہیں۔

ف معلوم ہوا کہ مسواک عام امت کے حق میں سنت ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر فرض ہے ابوداؤد شریف کی روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر نماز کے لئے وضو کرنے کا حکم کیا گیا تھا خواہ آپ باوضو ہوں یا بے وضو لیکن جب آپ کو اس میں تکلیف ہوئی تو پھر نماز کے لئے مسواک کا حکم فرما دیا گیا یعنی ہر نماز کے لئے مسواک فرض کر دی گئی

بیداری کے بعد مسواک

عن عائشة رض ان النبي صلى الله عليه وسلم كان لا يرقد

حضرت عائشہ رض سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کبھی رات یا دن

---

[1] رواہ الحاکم والبیہقی کذا فی النیل ۱۲ منہ

من اللیل ولانہار فیستیقظ الا تسوک قبل ان یتوضأ (ابو داود)

میں سو کر بیدار ہوتے تو وضو سے پہلے مسواک فرماتے تھے

ف :- معلوم ہوا کہ سو کر اٹھنے کے بعد بھی مسواک کرنی چاہیئے کیونکہ سونے کی حالت میں پیٹ سے بخارات اور گندی ہوائیں منہ کی طرف چڑھ جاتی ہیں جس کی وجہ سے منہ میں بدبو اور ذائقہ میں تبدیلی ہو جاتی ہے۔

رات میں مسواک

عن عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یوضع لہ وضوءہ سواکہ فاذا قام من اللیل تخلی ثم استاک (ابو داؤد)

حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ رات کو آپؐ کے پاس وضو کا پانی اور مسواک رکھی جاتی تھی جب آپؐ رات میں اٹھتے تو پہلے قضاء حاجت کرتے پھر مسواک فرماتے :

ف :- اسی طرح حضرت حذیفہؓ سے مرفوعاً منقول ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو سو کر اٹھتے تو مسواک فرماتے تھے ایک اور روایت میں حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ میں آپؐ کے لئے تین سرخ برتن رکھتی تھی ایک پانی کا برتن جو وضو کے لئے تھا دوسرا مسواک کے لئے اور تیسرا برتن پانی پینے کے لئے غرض کہ ان سب روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو مسواک کا بہت زیادہ اہتمام تھا اسی لئے آپؐ رات کو بھی مسواک استعمال فرماتے اور وضو کے پانی کے ہمراہ بھی باقاعدہ رکھی جاتی تاکہ بروقت نہ ملنے کی وجہ سے دقت نہ ہو

گھر میں داخل ہوتے وقت مسواک

عن الشریح بن ھانی قال قلت لعائشۃ رضی اللہ عنہا بای شئی کان یبدا النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخل بیتہ قالت بسواک (رواہ مسلم)

حضرت شریح بن ہانیؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب گھر میں داخل ہوتے تو سب سے پہلے کیا کام فرماتے تھے فرمایا کہ مسواک

ف :- اس حدیث سے معلوم ہوا کہ گھر میں داخل ہوتے وقت بھی مسواک کرنی چاہیئے

ا؎ قال ابن دقیق العید کما فی اللیل ۱۲ التعلیق الصبیح ج ۱ ص ۱ مظہر حسین

علامہ مناوی نے جامع صغیر کی شرح میں اس کی دو وجہ بیان کی ہیں اول یہ کہ گھر میں داخل ہوتے وقت چونکہ سلام کا حکم ہے اور سلام اللہ کے ناموں میں سے ایک نام ہے اور اللہ کا نام گندے منہ سے نہ لینا چاہیئے اس لئے گھر میں داخل ہوتے وقت مسواک کا حکم دیا گیا تاکہ اللہ کا نام پاکیزہ منہ سے لیا جائے دوسرے اس لئے بھی ہو سکتا ہے کہ آدمی گھر میں داخل ہونے کے بعد اپنی بیوی کا بوسہ لے اور منہ کے گندہ اور بدبودار ہونے کی وجہ سے اس کی بیوی کو تکلیف ہو یا اس سے نفرت ہو جائے اس لئے گھر میں داخل ہونے سے پہلے مسواک کرنا بہتر ہے

تلاوت قرآن پاک کے لئے مسواک

عن علی رضی اللہ عنہ ان افواھکم طریق القرآن فطھروھا بالسواک رواہ ابونعیم مرفوعاً وابن ماجہ

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے فرماتے ہیں تمہارے منہ قرآن کے راستے ہیں اس لئے ان کو مسواک کے ذریعہ خوب صاف کرو

ف:۔ مطلب یہ ہے کہ منہ سے چونکہ قرآن پاک کی تلاوت کی جاتی ہے اس لئے اس کو مسواک سے صاف کرنا چاہیئے خاص طور پر قرآن پاک تلاوت کے وقت کہ فقہائے اس کو مستحب لکھا ہے اس کا اہتمام کرنا چاہیئے، حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بندہ جب مسواک کر کے نماز پڑھتا ہے تو ایک فرشتہ اس کے پیچھے کھڑا ہو جاتا ہے اور اپنا منہ اس کے منہ میں رکھ دیتا ہے پس جو کلمہ اس کے منہ سے نکلتا ہے وہ فرشتے کے منہ میں رکھ دیتا ہے اس لئے اپنے منہ کو قرآن کے لئے پاک کر لیا کرو۔

شرکت مجلس سے پہلے مسواک

عن العامری کانوا یدخلون علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال تدخلون علی قطعات قطعاً استاروا

حضرت عامری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ صحابہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں آتے تھے آپ نے فرمایا تم میرے پاس آتے ہو

۱؎ نقلہ الشیخ عبد الحی رحمۃ اللہ فی السعایہ ۱۲

البزار رواہ الطبرانی والبغوی وابن حبان | اور تمہارے دانت زرد ہو رہے تھے آنے سے پہلے مسواک کیا کرو

ف: معلوم ہوا کہ جب کسی مجلس میں شریک ہونا ہو تو مسواک کر لینی چاہیے تاکہ منہ میں صفائی اور پاکیزگی پیدا ہو بسا اوقات مسواک نہ کرنے سے منہ میں بدبو پیدا ہو جاتی ہے اور دانتوں پر میل کچیل کی وجہ سے زردی آجاتی ہے جس سے لوگوں کو تکلیف ہوتی ہے اور گھن آتی ہے

موت سے پہلے مسواک

عن عائشۃ رضی قالت ان من نعم اللہ علی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم توفی فی بیتی دیومی وبین سحری ونحری و ان اللہ جمع بین ریقی وریقہ عند موتہ دخل عبدالرحمٰن بن ابی بکر وبیدہ سواک وانا مسندۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرایتہ ینظر الیہ وعرفت انہ یحب السواک فقلت اخذہ لک فاشار براسہ ان نعم فتناولتہ فاشتد علیہ وقلت الینہ لک فاشار براسہ ان نعم فلینتہ فامرہ وبین یدیہ رکوۃ فیہا ماء فجعل یدخل یدیہ فی الماء فیمسح بہما وجہہ ویقول لا الٰہ الا اللہ ان للموت سکرات ثم نصب یدہ فجعل یقول اللہم فی الرفیق الاعلیٰ حتی قبض و

حضرت عائشہ رضی فرماتی ہیں کہ میرے لئے اللہ کے انعامات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات میرے گھر میں میری باری کے دن میری ہنسلی اور سینہ کے درمیان ہوئی اور یہ بھی اس کا انعام ہے کہ آپ کے مبارک تھوک کو میرے تھوک کے ساتھ آپ کی وفات سے پہلے اکٹھا کر دیا اور وہ اس طرح کہ میرے پاس عبدالرحمٰن بن ابی بکر آئے اور ان کے ہاتھ میں ایک مسواک تھی میں حضور کو سہارا دے رہی تھی میں نے دیکھا کہ آپ ان کی مسواک کی طرف دیکھ رہے ہیں۔ مجھے معلوم تھا کہ آپ مسواک پسند فرماتے ہیں۔ اس لئے میں نے دریافت کیا کہ آپ کے لئے مسواک لوں آپ نے سر کے اشارے سے فرمایا ہاں چنانچہ میں نے عبدالرحمٰن سے مسواک

لے کر آپؐ کو دی آپ نے استعمال کرنا چاہا لیکن مسواک سخت تھی اس لئے آپ استعمال نہ کر سکے میں نے کہا کہ نرم کر دوں آپؐ نے سر کے اشارے سے فرمایا ہاں چنانچہ میں نے دانتوں سے چبا کر نرم کر کے حضورؐ کو دی آپ نے اس کو اپنے دانتوں پر پھیرنا شروع کیا آپؐ کے سامنے ایک برتن تھا جس میں پانی تھا آپ اپنے دونوں ہاتھ پانی میں ڈالتے اور چہرہ انور پر پھیر لیتے اور فرماتے لا الہ اللہ بے شک موت کے لئے سختیاں ہیں پھر بطور دعا کے ہاتھ اٹھائے اور کہنا شروع کیا اے اللہ مجھے رفیق اعلیٰ (انبیاء) میں شامل کر اور اسی طرح کہتے رہے یہاں تک کہ آپؐ کی روح قبض ہو گئی اور آپؐ کے دونوں ہاتھ نیچے گر پڑے۔

ف:۔ معلوم ہوا کہ مرنے سے پہلے مسواک کرنا طہارت و نظافت حاصل کرنا مستحب ہے اسی لئے فقہاءؒ نے لکھا ہے کہ جس شخص کو اپنی موت کا علم ہو جائے اس کو موئے زیر ناف وغیرہ کا صاف کرنا مستحب ہے حضرت خبیبؓ کے واقعہ میں ہے کہ جب کفار نے آپ کے قتل کا ارادہ کیا تو آپ نے استرہ لے کر بال وغیرہ صاف کئے اس کا منشاء بھی یہی ہے اور وجہ اس کی یہ ہے کہ مرنے کے بعد چونکہ حق تعالیٰ کی خدمت میں حاضری ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ نظافت اور پاکیزگی کو پسند فرماتے ہیں جیسا کہ حدیث میں آتا ہے ان اللہ نظیف یحب النظافۃ اس لئے مرنے سے پہلے مسواک اور جو امور بھی صفائی کے ہیں اختیار کرنے چاہئیں

جمعہ کے دن مسواک

عن ابن السباق ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فی جمعۃ من الجمع یا معشر المسلمین ھذا الیوم جعلہ اللہ تعالیٰ عیدا للمسلمین فاغتسلوا

حضرت ابن سباقؒ فرماتے ہیں کہ ایک بار جمعہ کے دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے مسلمانو اللہ تعالیٰ نے اس دن کو تمہارے لئے عید بنایا ہے اس لئے غسل بھی کرو اور اگر خوشبو ہو تو خوشبو

من كان عنده طيب فلا يضره ان يمس منه وعليكم بالسواك (رواه مولانا امام محمد)

بھی لگاؤ اور جمعہ کے دن تم پر مسواک کرنا ضروری ہے۔

عن ابی هريرة ان رسول الله صلی الله عليه وسلم من اغتسل يوم الجمعة واستن ومس طيبا ان كان عنده ولبس من احسن ثيابه ثم خرج حتى ياتی المسجد فلم يتخط رقاب الناس ثم ركع ماشاء الله ان يركع وانصت اذا خرج الامام كان كفارة لما بينها وبين الجمعة التي قبلها (شرح معانی الآثار)

حضرت ابو ہریرہ رضی سے منقول ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے جمعہ کے دن غسل کیا اور مسواک کی اور خوشبو لگائی اور عمدہ کپڑے پہنے پھر وہ مسجد میں آیا اور لوگوں کی گردنوں پر سے نہیں اترا بلکہ نماز پڑھی اور امام کے آنے کے بعد خاموش رہا تو حق تعالیٰ شانہٗ اس کے ان تمام گناہوں کو جو اس پورے ہفتہ میں ہوئے تھے معاف فرما دیتے ہیں

ف :- پہلی حدیث میں جمعہ کے دن کے لئے تین اہم ادب ارشاد فرماتے ہیں۔ اول غسل کرنا دوسرے خوشبو لگانا تیسرے مسواک کرنا۔ اسی طرح دوسری حدیث میں بھی جمعہ کے آداب کا ذکر ہے اس میں بھی مسواک کو بیان کیا گیا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ جمعہ کے دن مسواک کرنا خاص طور پر باعث فضیلت ہے۔ اس لئے اس کا اہتمام نہایت ضروری ہے زاد المعاد میں لکھا ہے کہ جمعہ اور عیدین میں چونکہ خاص اجتماع ہوتا ہے اس لئے اور ایام کی نسبت ان دنوں میں خصوصیت سے مسواک کا اہتمام کرنا چاہیئے نیز اس دوسری حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ مسواک کو گناہوں کی بخشش میں بھی دخل ہے۔

سفر اور اہتمام مسواک

عن عائشة انها قالت كان اذا سافر حمل السواك والقارورة والمسد والمكحلة والمرآة

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم سفر فرماتے تو اپنے ساتھ مسواک پیشاب دانی کنگھا

لے وفی روایة المقد کما فی الاحیاء ہو یکرہ علیہم ابعاں من خشیت او حدید علی شکل من من الشان المشاد اطول منہ لیسرح بالشعر المتلبد کما فی النہایة و کی طرفی ہذہ الروایة ضعیفة کذا فی السعایة ۱۷۴ -

رواہ العقیلی وابو نعیم واعلہ ابن الجوزی۔

سرمہ دانی۔ آئینہ لے جاتے تھے

ف معلوم ہوا کہ آپ کو مسواک کا بہت زیادہ اہتمام تھا۔ اسی لئے آپ سفر میں بھی اپنے ہمراہ لیجاتے اور باوجود سفر کی مشقتوں کے اس کو ترک نہ فرماتے بلکہ حضر کی طرح سفر میں بھی آپ اس کا اہتمام فرماتے تھے۔

مسواک کا ساتھ رکھنا

عن جابر کان السواک من اذن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم موضع القلم[1] من اذن الکاتب وفی اسنادہ یحیٰی بن الیمانی وقد تفرد بہ عن خالد الجہنی مرفوعا لولا ان اشق علی امتی لامرتہم بالسواک عند کل صلاۃ قال ابوسلمۃ فرأیت زیداً یجلس فی المسجد وان سواکہ من اذنہ موضع القلم من اذن الکاتب وکلما قام الی الصلوٰۃ استاک

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم مسواک کو اپنے کان میں اس جگہ رکھتے تھے جہاں پر کاتب قلم کو رکھتا ہے۔

ف: مطلب یہ ہے کہ آپ ہر وقت مسواک اپنے ساتھ رکھتے تھے اور مقصود اس کا یہ تھا کہ بھول نہ ہو جب بھی ضرورت ہو مسواک کی جاسکے۔ عام طور پر صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کا بھی کانوں پر مسواک رکھنے کا معمول تھا چنانچہ ترمذی نے ابوسلمہ سے حضرت زید رضی اللہ عنہ کا یہی معمول نقل کیا ہے) اور بعض صحابہ عمامہ کے پیچ میں بھی مسواک رکھتے تھے جیسا کہ شامی وغیرہ میں مذکور ہے

نماز میں زیادتی ثواب

عن ابن عمر رضی اللہ عنہ مرفوعاً صلاۃ علی اثر سواک تفضل عن خمس وسبعین صلاۃ بغیر سواک (رواہ ابو نعیم)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جو نماز مسواک کرنے کے بعد پڑھی جائے وہ بغیر مسواک کے پچھتر نمازوں سے بہتر ہے۔

---

[1] قال العراقی فی المغنی، اسنادہ ضعیف ۱۲

عن ابن عباسؓ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لان اصلی رکعتین احب الی من ان اصلی سبعین رکعۃ بغیر سواک رواہ ابو نعیم فی کتاب السواک باسناد جیّد

حضرت ابن عباسؓ سے منقول ہے کہ حضورؐ نے فرمایا میرے نزدیک دو رکعت مسواک کرکے پڑھنا بغیر مسواک ستر رکعتوں سے زیادہ محبوب ہے۔

عن جابرؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکعتان بالسواک افضل من سبعین رکعۃ بغیر سواک۔ رواہ ابو نعیم ایضًا باسناد حسن

حضرت جابر رضؓ فرماتے ہیں کہ حضور نے فرمایا دو رکعت مسواک کرکے پڑھنا بغیر مسواک کی ستر رکعتوں سے افضل ہے

عن عائشۃ رضؓ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تفضل الصلوٰۃ التی یستاک لہا علی الصلوٰۃ التی لا یستاک لہا سبعین ضعفا (مشکوٰۃ ترغیب ترھیب)

حضرت عائشہ رضؓ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل فرماتی ہیں کہ مسواک کے ساتھ نماز پڑھنے کی فضیلت بغیر مسواک کے نماز پر ستر گنا زائد ہے۔

ف :- ان احادیث سے معلوم ہوا کہ مسواک کرکے نماز پڑھنے سے نماز کا اجر و ثواب بڑھ جاتا ہے لیکن روایات مختلف ہیں بعض سے معلوم ہوتا ہے کہ ستر گنا ثواب بڑھ جاتا ہے اور یہی مشہور ہے امام احمدؒ نے بھی اسی کو ذکر کیا ہے قشیری نے حضرت ابوالدرداؓ سے بلا سند کے ایک روایت نقل کی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ننانوے گنا ثواب زیادہ ہو جاتا ہے طحطاوی نے مراقی الفلاح کے حاشیہ میں حضرت عباسؓ اور حضرت علیؓ و عطاءؒ سے نقل کیا ہے کہ ننانوے گنا یا چار سو گنا بڑھ جاتا ہے علماءؒ لکھتے ہیں کہ تفاوت

لہ نا احد الاجوبۃ التی دفعوا بہا التعارض فی الاحادیث وقیل ان التنصیص بالعدد المخصوص لا یستلزم النفی عما عداہ فلا تعارض ۱۲ ظہر حسین غفرلہٗ

اخلاص کے لحاظ سے ہے یعنی جس قدر اخلاص ہوگا اسی قدر اجر وثواب میں بھی اضافہ ہوگا پس کبھی ستر گنا اور کبھی ننانوے گنا یا چار سو گنا ہر شخص کے اخلاص کے مطابق ثواب ہوتا رہے گا

مسواک صحابہؓ کی نظر میں

نصف ایمان عن حسان بن عطیة السواک نصف الایمان والوضوء نصف الایمان (شرح احیاء)

حضرت حسان بن عطیہؓ سے منقول ہے فرماتے ہیں کہ مسواک کرنا نصف ایمان ہے اور وضو بھی نصف ایمان ہے۔

مسواک پر مداومت علیکم بالسواک فلا تغفلوا عنه وادیموه فان فیه رضی الرحمٰن وتضاعف صلاته الی تسعة وتسعین ضعفا او الی اربعمائة ضعف نقله عن علی وابن عباس وعطا

حضرت علی وابن عباس فرماتے ہیں کہ مسواک کو لازم کر لو۔ اس میں کوتاہی نہ کرو۔ اور اس کو ہمیشہ کرتے رہو کیوں کہ اس میں حق تعالیٰ کی رضا ہے اور اس سے نماز کا ثواب ۹۹ یا چار سو گنا بڑھ جاتا ہے۔

مسواک اور فصاحت عن ابی ھریرةؓ السواک یزید الرجل فصاحة اخرجه ابن عدی والعقیلی والخطیب فی الجامع

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مسواک انسان کی فصاحت میں اضافہ کرتی ہے

مسواک سے حافظہ میں اضافہ عن علی رضی الله تعالیٰ عنه قال السواک یزید فی الحفظ ویذهب البلغم

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مسواک (قوۃ) حافظہ کو بڑھاتی ہے۔ اور بلغم کو دور کرتی ہے۔

مسواک اور شفاء عن عائشة رضی الله عنها السواک شفاء من کل داءٍ

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نقل کیا گیا ہے۔ فرماتی ہیں کہ مسواک موت

الا السام اخرجه الدیلمی فی الفردوس

فرشتوں کا مصافحہ عن ابی الدردا قال علیکم بالسواک فلا تغفلوہ فان فی السواک اربعا وعشرین خصلۃ افضل انہ یرضی الرحمٰن ویضاعف صلاتہ سبعۃ وسبعین ضعفا ویورث السعۃ والغنی ویطیب النکھۃ ویشد اللثۃ ویسکن الصدع ویذھب وجع الضرس وتصافحہ الملائکۃ لنور وجھہ یتبرق اسنانہ ذکرہ تفسیری بلا اسناد قالہ العینی۔

دس خصلتیں روی عن ابن عباسؓ فیہ عشر خصال یذھب الحفر ویجلو البصر ویشد اللثۃ ویطیب الفم وینقی البلغم وتفرح لہ الملائکۃ ویرضی الرب وتوافق السنۃ ویزید فی حسنات الصلاۃ وتصحیح الجسم کذا فی النزھۃ والقسطلانی و نقلہ ابن العربی شرحہ للترمذی وقال واسندہ الدار قطنی

کے سوا ہر مرض سے شفا ہے۔

حضرت ابوالدرداءؓ فرماتے ہیں کہ مسواک کو لازم کرلو اس میں غفلت نہ کرو کیونکہ مسواک میں چوبیس خوبیاں ہیں ان میں سب سے بڑی خوبی یہ ہے اللہ راضی ہوجاتا ہے مالداری اور کشادگی پیدا ہوتی ہے منہ میں خوشبو پیدا ہوجاتی ہے مسوڑے مضبوط ہوجاتے ہیں درد کو سکون ہوتا ہے ڈاڑھ کا درد دور ہوجاتا ہے۔ اور چہرے کے نور اور دانتوں کی چمک کی وجہ سے فرشتے مصافحہ کرتے ہیں۔

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ مسواک میں دس خصلتیں ہیں (دانتوں کی) سبزی دور کرتی ہے بینائی کو تیز اور مسوڑے کو مضبوط بناتی ہے۔ منہ کو صاف کرتی ہے ملائکہ خوش ہوتے ہیں۔ اللہ کی رضا۔ سنت کا اتباع نماز کے ثواب میں اضافہ جسم کی تندرستی یہ سب امور حاصل ہوتے ہیں

مِسواک کی اہمیّت عُلماءِ کے نزدیک

حضرت شبلی کا واقعہ قال الشعرانی

فی لواقح الانوار وقد بلغنا عن الشبلی انه احتاج الی سواك وقت الوضوء فلم یجده فبذل فیه نحو دینار حتی تسوك به ولم یترکه فی وضوءٍ فاستکثر بعض الناس بذل ذالك المال فی سواك فقال ان دنیا کلها لا تساوی عند الله جناح بعوضة فماذا یکون جوابی اذ قال لم ترکت سنة نبی و لم تبذل فی تحصیلها ما خصك الله به من جناح بعوضة فاعجزه ومعنی وظنك یا اخی لو طلب منك صاحب السواك نصفا واحدا حتی یعطیه لك لترکت السواك وقدمت النصف وانت مع ذالك تزعم انك من اولیاء الله ومن المقربین عند رسول الله صلی الله علیه وسلم والله انها دعوی لا برهان لها

"الواقح الانوار" میں علامہ شعرانی فرماتے ہیں کہ (ایک بار) حضرت شبلی کو وضو کے وقت مسواک کی ضرورت ہوئی آپ نے مسواک تلاش کی مگر نہ ملی پھر آپ نے ایک دینار میں مسواک خرید کر استعمال کی اور اس کو ترک نہ کیا۔ بعض لوگوں نے (حضرت شبلی کے) اس دینار خرچ کرنے کو زیادتی پر محمول کیا تو آپ نے فرمایا کہ یہ دنیا اور اس کی تمام چیزیں اللہ کے نزدیک مچھر کے پر کے برابر بھی حیثیت نہیں رکھتیں ہیں اس وقت کیا جواب دوں گا جبکہ اللہ تعالیٰ مجھ سے دریافت فرمائے گا کہ تو نے میرے نبیؐ کی سنت (مسواک) کو کیوں ترک کیا۔ جو مال و دولت میں نے تجھ کو دی تھی (جس کی حقیقت میرے نزدیک) مچھر کے پر کے برابر بھی نہ تھی اس کو اس سنت (مسواک) کے حاصل کرنے میں کیوں خرچ نہیں کیا اے میرے بھائی! میرا خیال تو یہ ہے کہ اگر تجھ سے کوئی مسواک

والا آدھا دینار بھی مسواک کی قیمت مانگے تو تو ہرگز نہ دے گا اور مسواک چھوڑ دے گا مگر اس عمل کے باوجود تو اپنے آپ کو اولیاء اللہ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مقربین سے شمار کرتا ہے خدا کی قسم یہ ایک دعویٰ ہے جس کی کوئی دلیل نہیں ہے۔

شوکانی کی تصریح قال الشوکانی فی نیل الاوطار وھی امر من امور الشریعة ظھر ظھور النھار وقبلہ من سکان بسیطة اھل الانجاد والاغوار۔

نیل الاوطار میں شوکانی فرماتے ہیں کہ مسواک احکامِ شرعیہ میں ایک واضح حکم ہے جو روزِ روشن کی طرح ظاہر ہے جس کو اونچے اور نیچے مقام کے رہنے والوں نے (یعنی تمام اہلِ ارض نے) قبول کیا ہے

علامہ شعرانی کا عہد قال الشعرانی فی واقع الانوار اخذ علینا العھد العام من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یواظب علی السواک عند کل وضوء وان کان منا الیقع کثیرا ربطناہ فی خیط غنتصنا او عماصتنا ان کانت علی عرقیة من غیر قلنسوة وان کانت علی قلنسوة وشددنا علیھا العمامة شتناہ فی العمامة من جھة الاذن الیسری۔ وھذا العھد قد اتنصر فیہ غالب العوام من التجارة والولاة وحاشیتھم فقصیر روائح افواھھم منتنة قذرة و

علامہ شعرانی فرماتے ہیں کہ ہم سے ایک عام عہد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے یہ لیا گیا ہے کہ ہم ہر وضو کے وقت ہمیشہ مسواک کیا کریں اور اگر ہم سے مسواک اکثر کھو جاتی ہو تو دھاگے میں باندھ کر اپنی گردن میں یا اپنی پگڑی میں اگر پگڑی عرقیہ پر باندھی ہو لٹکالیں اور اگر قلنسوہ پر باندھی ہو تو بائیں کان کی جانب پگڑی میں لگالیں اور یہ ایک ایسا عہد ہے جس میں عام طور پر تجار رؤسا خدام سب ہی کوتاہی کرتے ہیں۔ چنانچہ ان کے منہ کی بو گندی اور پلید ہو جاتی ہے۔ جس کی وجہ سے اللہ اور فرشتوں اور

ذالك له خلال بتعظيم الله
وملئكته، وصالح المومنين فضلا
عن الملئكة، والصالحين و
ما رايت اكثر مواظبة ولا احرصا
على السواك من سيدي محمد بن عفان
وسيدي شهاب الدين وكل ذالك
من قوة الايمان وتعظيم امر الله
وامر رسوله ولاسيما وقد اكد
النبي صلى الله عليه وسلم في ذلك
ولم يكتفه بمجرد الامر به مرة واحدة
فلازم يا اخي على السنة المحمدية
لتستجني ثمرة ثوابها في الاخرة فان
لكل سنة سنها عليه السلام درجة
في الجنة لاتنال الا بفعل تلك
السنة ومن قال من المتهورين
هذه سنة يجوز تركها يقال له
يوم القيامة وهذه درجة يجوز
حرمانك فيها اصرح بذالك ابو
القاسم ابن قسي في كتابه المسمى
بخلع النعلين (لواقع)

نیک مومنین کی تعظیم میں خلل
واقع ہوتا ہے میں نے سید محمد بن عفان
اور سید شہاب الدین سے زیادہ
مسواک پر ہمیشگی کرنے والا اور مسواک
پر سب سے زیادہ حریص کسی کو نہیں
پایا۔ یہ سب قوتِ ایمان اور اللہ ورسول
کے احکامات کی تعظیم کرنے کا نتیجہ
ہے حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم
نے مسواک کی بہت تاکید فرمائی ہے
ایک بار حکم کرنے پر اکتفا نہیں فرمایا
اس لئے اے بھائی مسواک کو لازم کر
لے اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم
کی سنت پر ثابت قدم رہ تاکہ تجھ کو اس
سنت کا ثواب حاصل ہو جائے کیوں کہ
ہر سنت کا ایک مخصوص درجہ ہے جو
اس سنت کو اپنائے بغیر حاصل نہیں ہوتا
جو جرأت کرنے والے لوگ یہ کہتے ہیں کہ
یہ سنت ہے اس کا ترک کرنا جائز ہے ان
سے قیامت میں کہا جائے گا کہ یہ جنت کا
ایک درجہ ہے تجھ کو اس سے محروم کرنا
بھی جائز ہے۔ ابو القاسم ابن قسی نے اپنی کتاب خلع النعلین میں اس کی صاف طور پر تصریح کی ہے

علامہ عینی کا ارشاد قال العینی فی البنایۃ قال ابو عمرو فضل السواک مجمع علیہ لا اختلاف فیہ الصلوٰۃ عند الجمیع افضل منہ بغیرھا حتی قال الاوزاعی ھو شطر الوضوء وقال فی شرح البخاری وفضائلہ کثیرۃ ف قد ذکرنا فی شرحنا لمعانی الاثار للطحاوی ماورد فیہ عن اکثر من خمسین صحابیا

بنایۃ میں علامہ عینی فرماتے ہیں کہ ابو عمر نے کہا ہے مسواک کی فضیلت پر سب کا اتفاق ہے اس میں کسی کا اختلاف نہیں اور سب کے نزدیک مسواک کرکے نماز پڑھنا بلا مسواک کی نماز سے افضل ہے بلکہ اوزاعی نے مسواک کو نصف وضو قرار دیا ہے اور بخاری کی شرح میں فرماتے ہیں کہ مسواک کے بے شمار فضائل ہیں نے معانی الاثار کی شرح میں پچاس سے زائد صحابہؓ سے اس کے فضائل کو نقل کیا ہے۔

شیخ محمد کی تحریر قال محمد قد ذکر فی السواک زیادۃ علی مائۃ حدیث الکثیرۃ لم یعلمہا کثیر من الناس بل کثیر من الفقہاء فھذہ خیبۃ عظیمۃ (اس ص ۲)

شیخ محمد فرماتے ہیں کہ مسواک کے فضائل میں ایک سو سے زائد احادیث منقول ہیں پس تعجب ہے ان لوگوں پر اور ان فقہاء پر جو اس سنت (مسواک) کو باوجود احادیث کے کثرت کے ساتھ منقول ہونے کے ترک کرتے ہیں یہ بڑا خسارہ ہے

مسواک کے آداب اگرچہ سنت ہے فرض یا واجب نہیں مگر اس کے باوجود اس کے ہر ادب و استحباب کی رعایت نہایت ضروری ہے اس میں تغافل و کاہلی نقصان دہ ہے علما نے لکھا ہے

من تھاون بالاداب حرم السنن ومن تھاون بالسنن حرم الفرائض ومن تھاون بالفرائض حرم الاخرۃ کذا فی تعلیم المتعلم

جو شخص آداب کی ادائیگی میں تہاون کرتا ہے وہ سنن سے محروم کر دیا جاتا ہے اور جو شخص سنن کے ساتھ تہاون کرتا ہے وہ فرائض سے محروم کر دیا جاتا ہے۔ اور جو شخص فرائض کے بارے میں تہاون کرتا ہے وہ آخرت سے محروم کر دیا جاتا ہے۔ بستان العارفین

میں فقیہ ابواللیث فرماتے ہیں
انقال مثل الاسلام مثل بلدۃ لہا
خمس من الحصون الاول من ذہب و
الثانی من فضۃ والثالث من حدید
والرابع من آجر والخامس من لبن
فما دام اہل الحصن یتعاھدون
الحصن الذی من اللبن لا یطمع
فیہم العدو واذا ترکوا التعاھد حرب
الحصن الذی من اللبن وطمع العدو
فی الثانی ثم فی الثالث حتی خربت الحصون
ولہا الیقین ثم الاخلاص ثم اداء
الفرائض ثم اتمام السنن ثم
حفظ الاداب فما دام العبد یحفظ
الاداب ویتعاھد فان الشیطان
لا یطمع فیہ واذا ترک الادب
طمع الشیطان فی السنن ثم
فی الفرائض ثم فی الاخلاص
ثم فی الیقین فینبغی للانسان
ان یحفظ الاداب فی جمیع امورہ
من الوضوء والصلاۃ والشرائع
کلہا لبیع والشراء

کہا جاتا ہے کہ اسلام کی مثال اس شہر کی طرح ہے جس میں پانچ قلعے ہوں ایک سونے کا دوسرا چاندی کا تیسرا لوہے کا چوتھا پختہ اینٹ کا پانچواں کچی اینٹ کا پس جب تک قلعے والے اس کچی اینٹ کے قلعہ کی حفاظت کرتے رہیں گے تو دشمن دوسرے قلعوں کے حاصل کرنے کی طمع نہ کرے گا اور جب وہ اس کی حفاظت نہ کریں گے تو یہ قلعہ خراب ہو جائے گا اور دشمن دوسرے قلعے کے حاصل کرنے کی طمع کرے گا اور پھر تیسرے کی یہاں تک کہ سارے قلعے خراب ہو جائیں گے اسی طرح اسلام کے بھی پانچ قلعے ہیں ایک یقین دوسرے اخلاص تیسرے فرائض چوتھے سنن پانچواں آداب، پس جب تک انسان آداب کی حفاظت کرتا رہتا ہے تو شیطان طمع نہیں کرتا اور جب وہ آداب ترک کر دیتا ہے تو شیطان سنتوں سے بہکانے کی طمع کرتا ہے پھر اسی طرح فرائض سے پھر اخلاص سے اور یقین سے ہٹانے کی طمع کرتا ہے اور دین برباد ہو جاتا ہے۔

اس لئے انسان کو تمام امور میں وضو میں نماز میں اور شریعت کے تمام کاموں میں حتیٰ کہ خرید و فروخت میں آداب کی رعایت کرنی چاہیئے۔

مشائخ نے ہمیشہ آداب سنن کا خاص طور پر اہتمام کیا ہے۔ حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے محض ایک ادب کے چھوٹ جانے کی وجہ سے چالیس سال کی نماز قضا کیں حضرت ابن سماعۃ سے نقل کیا گیا ہے فرماتے ہیں کہ میں چالیس سال تک تکبیر اولیٰ کا اہتمام کرتا رہا کبھی تکبیر اولیٰ فوت نہ ہوتی مگر جس روز میری والدہ کا انتقال ہوا نہ جماعت ملی نہ تکبیر اولیٰ۔ مجھے اس کا بڑا قلق ہوا چنانچہ میں نے جماعت اور تکبیر اولیٰ کی فضیلت حاصل کرنے کی غرض سے اس نماز کو پچیس بار دہرایا مگر اس کے بعد بھی مجھے خواب میں بتایا گیا کہ جماعت کی فضیلت حاصل نہیں ہوئی۔

مسواک کے اوقات چونکہ مسواک صحیح و اقوی قول کے مطابق سنتِ دین ہے اس لئے اس کا استعمال ہر وقت مسنون ہے علامہ نووی نے بھی تمام اوقات میں مسواک کرنے کو مستحب لکھا ہے، نیز حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ، سے منقول ہے

السواک سنۃ فاستاکوا ای وقت شئتم اخرجہ الدیلمی فی الفردوس	مسواک کرنا سنت ہے پس جس وقت جی چاہے مسواک کرو، مگر بعض

اوقات میں اس کا استحباب موکدہ ہو جاتا ہے۔ مثلاً دانتوں کے زرد ہو جانے کے وقت حدیث و قرآن پڑھنے کے وقت، جماع سے قبل مرنے سے پہلے سونے اور بیدار ہو جانے کے وقت، خواہ بدبو خاموش رہنے کے سبب یا زیادہ بولنے یا کسی بدبودار چیز کھا لینے کی وجہ سے پیدا ہوئی ہو بہرحال ان صورتوں میں مسواک کرنا زیادہ مستحب ہے۔

وضو میں مسواک یہ مسئلہ اختلافی ہے۔ عام فقہاء احناف کے نزدیک مسواک وضو کی سنت ہے اس لئے وضو میں استعمال کی جائے۔

امام شافعیؒ کے نزدیک نماز کی سنت ہے اس لئے وہ نماز کے شروع میں مسواک

لے کذا فی المکتوبات لمجدد الالف الثانی رحمۃ اللہ ۱۲ ؎ کذا فی الفوائد البہیۃ الشیخ عبدالحی ۱۲ ؎۱۳ کذا قال العینی ناقلاً عن ابی حنیفۃ و فیہ اقوال شتیٰ ۱۲۔

کرنے کو مسنون کہتے ہیں۔ بعض فقہاء احناف بھی نماز کے شروع میں مسواک کرنیکو مستحب کہتے ہیں اس لیئے اگر نماز کے شروع میں مسواک کی جائے تو اس کا خیال ضرور رکھا جائے کہ خون نہ نکلے خون نکلنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے لہذا مسواک آہستہ آہستہ کی جائے اور صرف دانتوں پر کی جائے تاکہ خون نہ نکلے **وضو میں مسواک کا وقت:** بعض فقہا کہتے ہیں کہ کلی کے وقت کی جائے بعض کہتے ہیں کہ وضو کے شروع میں دونوں قول راجح ہیں ہر دو پر عمل کی گنجائش ہے بہتر یہ ہے کہ جس کے دانتوں سے خون نکلتا ہو اس کو وضو کے شروع میں اور جس کے خون نہ نکلتا ہو اس کو کلی کے وقت کرنا چاہیئے۔

مسواک کی لکڑی: ہر قسم کی لکڑی سے مسواک کرنا جائز ہے بشرطیکہ وہ لکڑی نقصان دینے والی نہ ہو جو لکڑی زہریلی ہو اس سے مسواک کرنا حرام ہے۔ انار، بانس ریحان، چنبیلی کی لکڑی سے مسواک کرنا مکروہ ہے سب سے بہترین لکڑی مسواک کیلئے پیلو کی ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی تعریف فرمائی ہے اور خود آپ نے اور صحابہ نے اسی کی مسواک فرمائی ہے اس کے بعد زیتون کی لکڑی ہے کہ اس کی بھی حدیث میں فضیلت آئی ہے اگر ان میں سے کوئی نہ ہو تو پھر تلخ لکڑی سے مسواک کرنا مسنون ہے

مسواک پکڑنے کا طریقہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ مسواک اس طرح پکڑنی چاہیئے کہ چھنگلی مسواک کے نیچے کی طرف اور انگوٹھا اوپر کی جانب مسواک کے منہ کے نیچے اور باقی انگلیاں مسواک کے اوپر، میں دشامی) مٹھی میں دبا کر مسواک کی جائے اس سے بواسیر پیدا ہوتی ہے نیز مسواک داہنے ہاتھ سے کیجائے کہ یہ بھی مستحب ہے

مسواک کرنے کی کیفیت: (۱) پہلے اوپر کے جبڑے میں داہنی طرف پھر اوپر ہی کی بائیں اس کے بعد نیچے کے داہنی طرف پھر بائیں جانب (کبیری) (۲) اس میں اختلاف ہے کہ مسواک عرضاً کی جائے یا طولاً ایک جماعت کی رائے یہ ہے کہ عرضاً کی جائے طولاً نہ کیجائے کہ اس صورت میں مسوڑوں کے زخمی ہو جانے کا خوف ہے بعض فقہا کہتے ہیں کہ طولاً و عرضاً

لہ کذا فی فتح القدیر و ذخیرہ ۱۲۵ ؎ کذا فی القہستانی و شرح المنیہ ۱۲ ؎ کذا فی المراقی

دونوں طرح کر سکتے ہیں۔ صاحب حلیۃ کہتے ہیں کہ عرضاً دانتوں میں کیجائے اور طولاً زبان میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے دونوں طرح ثابت ہے اس لئے عرضاً وطولاً دونوں طرح مسواک کی جا سکتی ہے (۳) دانتوں کے ظاہر و باطن اور اطراف کو بھی مسواک سے صاف کیا جائے اور اسی طرح منہ کے اوپر اور نیچے کے حصہ اور جبڑے وغیرہ میں بھی مسواک کرنی چاہیئے۔ عمدہ طحطاوی)

انگلی سے مسواک:۔ اگر مسواک نہیں ہے یا مسواک ہے لیکن دانت نہیں ہیں تو پھر انگلی سے کسی موٹے کپڑے سے دانتوں یا مسوڑوں کو صاف کر لینا مسواک کے قائم مقام ہے اور اس سے مسواک کا ثواب حاصل ہو جاتا ہے، ہاں اگر مسواک اور دانت دونوں موجود ہوں تو پھر اس صورت میں مسواک کا ثواب نہ ہوگا۔ الا یہ کہ منہ میں کوئی تکلیف ہو، شرنبلانی فرماتے ہیں۔

وفضله يحصل لو كان الاستياك بالاصبع او خرقة خشنة عند فقد لقوله عليه السلام يجزى من السواك الاصابع (مراقی) قال الطحطاوی قوله وفضله يحصل مع فيترتب الثواب الموعود و قوله عند فقده لا عند وجوده	مسواک کی فضیلت انگلی یا موٹے کپڑے سے بھی حاصل ہو جاتی ہے بشرطیکہ مسواک نہ ہو کیوں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ انگلیوں سے بھی مسواک کافی ہے طحطاوی کہتے ہیں کہ مطلب یہ ہے کہ مسواک کا مخصوص ثواب جو احادیث میں منقول ہے

حاصل ہو جائے گا، اور یہ مسواک نہ ہونے کی شکل میں ہے اگر مسواک ہو تو پھر یہ حکم نہیں ہے (ادب) اگر انگلی سے مسواک کرنا ہو تو اس کا طریقہ یہ ہے کہ منہ کی دائیں جانب میں اوپر نیچے انگوٹھے سے صاف کرے اور اسی طرح بائیں جانب میں شہادت کی انگلی سے (شرح منیہ)

عورتوں کی مسواک (۱) جس طرح مسواک مردوں کے لئے سنت ہے اسی طرح عورتوں کیلئے بھی سنت ہے لیکن بعض فقہاء کہتے ہیں کہ عورتوں کے دانت چونکہ کمزور ہوتے ہیں اسلئے

ان کے لئے علک یعنی مصطگی کا استعمال مسواک کے قائم مقام ہے ان کو مسواک کی بجائے علک استعمال کرنا چاہیئے اس سے دانت صاف اور مسوڑے مضبوط ہوجاتے ہیں اور مسواک کا ثواب حاصل ہوجاتا ہے (۲) علک کے استعمال سے مسواک کا ثواب اس وقت ہوگا جب کہ مسواک کی نیت بھی کی جاوے ورنہ نہیں (طحطاوی)

مسواک کی دعاء:۔ بنایہ میں درایہ سے نقل کرتے ہوئے لکھا ہے کہ مسواک کرتے وقت یہ دعا پڑھنی چاہیئے اَللّٰھُمَّ طَھِّرْ فَمِیْ وَنَوِّرْ قَلْبِیْ وَطَھِّرْ بَدَنِیْ وَحَرِّمْ جَسَدِیْ عَلَی النَّارِ اسی طرح علامہ نووی نے شرح مہذب میں ایک دوسری دعا نقل کی ہے اور کہا ہے کہ یہ دعا اگرچہ بے اصل ہے لیکن اچھی دعا ہے اس لئے اس کو پڑھنے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے وہ دعا یہ ہے۔ اَللّٰھُمَّ بَیِّضْ اَسْنَانِیْ وَشُدَّ بِہٖ لِثَاتِیْ وَثَبِّتْ بِہٖ لَھَاتِیْ وَبَارِکْ لِیْ فِیْہِ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ

برش اور مسواک:۔ برش اگر خنزیر کے بالوں کا ہے تو اس کا استعمال بالکل ناجائز ہے اور اگر ریشوں کا ہے تو اس کا استعمال درست ہے مگر اس سے بھی مسواک کی فضیلت حاصل نہ ہوگی ہاں اگر مسواک نہ ہونے کی شکل میں مسواک کی نیت سے استعمال کرے تو مسواک کا ثواب حاصل ہوجائے۔

منجن کا استعمال: منجن کا استعمال جائز ہے لیکن محض منجن پر اکتفا کر لینے سے مسواک کی فضیلت حاصل نہ ہوگی اس لئے منجن کے ساتھ مسواک کا اہتمام بھی کرنا چاہیئے

چند مختلف آداب

ادب (۱) ۔ مسواک کا منہ نہ زیادہ نرم ہو نہ زیادہ سخت درمیانی درجہ کا ہونا چاہیئے۔

ادب (۲) : مسواک کی لکڑی سیدھی ہونی چاہیئے اس میں گرہ وغیرہ نہ ہو۔ ہاں ایک آدھ گرہ ہو تو مضائقہ نہیں ہے۔

ادب (۳) :۔ مسواک کا کن انگلی کی برابر موٹا ہونا مستحب ہے

لہ قال القستانی دلالۃ علی انہ تجوزان یکون اقصر من الشبر کما صرح بہ فی کتب الشافعیۃ ۱۲ سلہ کذا فی التحریر ۲
سہ قال الحکیم الترمذی ۱۲ سے کذا فی الشامی شہ کذا القستانی وغیرہ ۱۲۔

ادب (۴): چت لیٹ کر مسواک کرنا مکروہ ہے اس سے تلی بڑھ جاتی ہے

ادب (۵): مسواک ابتداءً ایک بالشت کی برابر ہونی چاہیئے بعد میں اگر کم ہو جائے تو کوئی حرج نہیں ہے اگر ایک بالشت سے زیادہ ہو تو شیطان اس پر سواری کرتا ہے

ادب (۶): مسواک کھڑی کر کے رکھنی چاہیئے زمین پر نہ ڈالی جائے ورنہ جنون کا خطرہ ہے حضرت سعید بن جبیرؓ سے نقل کیا گیا ہے کہ جو شخص مسواک کو زمین پر رکھنے کی وجہ سے مجنون ہو جائے تو وہ اپنے نفس کے علاوہ کسی کو ملامت نہ کرے کہ یہ خود اس کی غلطی ہے

ادب (۷): اگر مسواک خشک ہو تو اس کو پانی سے نرم کرنا مستحب ہے۔

ادب (۸): کم از کم تین مرتبہ مسواک کرنی چاہیئے اور ہر مرتبہ پانی میں بھگونی چاہیئے

ادب (۹): وضو کے پانی میں مسواک داخل کرنا اگر اس میں میل کچیل ہو مکروہ ہے

ادب (۱۰): بیت الخلاء میں مسواک کرنا مکروہ ہے

ادب (۱۱): مسواک دونوں طرف سے استعمال نہ کی جائے

ادب (۱۲) مسجد میں مسواک کرنا جائز ہے۔ لیکن بذل المجہود میں لکھا ہے کہ مسواک کا استعمال مسجد میں مناسب نہیں ہے کیونکہ اس کے ذریعہ منہ کی گندگی دور کی جاتی ہے اور گندگی کے ازالہ کے لئے مسجد محل نہیں ہے

مسواک کے فوائد علماء نے مسواک کے بہت سے فائدے شمار کئے ہیں۔ ابن حجر نے منبہات میں مسواک کے بیس فائدے ذکر کئے ہیں صاحب المفاتیح نے تیس (۳۰) سے کچھ اوپر منافع بتائے ہیں جن میں سب سے ادنیٰ گندگی کا دور ہونا اور سب سے اعلیٰ موت کے وقت کلمہ یاد آنا ذکر کیا ہے۔ علامہ حصکفی نے در مختار میں لکھا ہے کہ مسواک موت کے وقت کلمہ شہادت یاد دلاتی ہے اور موت کے علاوہ ہر بیماری کے لیے شفا ہے

نہایۃ الامل میں لکھا ہے کہ مسواک میں بہتر (۷۲) فائدے ہیں جن میں سے ایک یہ ہے

نہ کذا فی الطحطاوی ۱۲ اظہر حسین غفرلہٗ۔

کہ موت کے وقت کلمہ شہادت یاد آجاتا ہے۔ اور اس کے برخلاف حشیش بھنگ کھانے میں ستر نقصان ہیں جن میں ایک یہ ہے کہ موت کے وقت کلمہ شہادت یاد نہیں آتا علامہ طحطاوی نے مراقی کے حاشیہ پر مسواک کے فوائد نقل کرتے ہوئے لکھا ہے

من فضائل ما روی الائمة عن علیؓ وابن عباسؓ عطاءؒ علیکم بالسواك فلا تغفلوه عنه وادیموه فان فیه رضی الرحمٰن وتضاعف صلاته الیٰ تسعة وتسعین اوالیٰ اربعمائة ضعف وادامته تورث السعة والغنی وتیسیر الرزاق ویطیب الفم ویشد اللثة ویسکن الصداع وعروق الراس حتیٰ لا یضرب عرق ساکن ولا یسکن عرق جاذب ویذهب جمع الراس والبلغم ویقوی الاسنان ویجلو البصر ویصحح المعدة ویقوی البدن ویزید الرجل فصاحة وحفظا وعقلا ویطهر القلب یزید فی الحسنات ویفرح الملٰئکة وتصافحه لنور وجهه وتشیعه اذا خرج من المسجد وتستغفر الانبیاء والرسل والسواك مسخطة الشیطان

مسواک کے وہ فضائل جنکو ائمہ کرام نے حضرت علیؓ حضرت عبداللہ بن عباسؓ حضرت عطاءؒ سے نقل کیا یہ ہیں فرماتے ہیں کہ مسواک کو لازم کرلو اس سے غافل نہ ہو اس پر مداومت کرتے رہو کیوں کہ اس میں حق تعالیٰ کی خوشنودی ہے اور اس سے نماز کا ثواب ننانوے ۹۹ یا چار سو گنا بڑھ جاتا ہے اور ہمیشہ مسواک کرنے سے کشادگی اور مالداری پیدا ہوتی ہے۔ روزی آسان ہوجاتی ہے درد سر کو اور سر کی تمام رگوں کو سکون ہوجاتا ہے حتیٰ کہ کوئی ساکن رگ حرکت نہیں کرتی اور نہ ہی کوئی حرکت کرنے والی رگ ساکن ہوتی ہے۔ بلغم کو دور کرتی ہے دانتوں کو مضبوط بناتی ہے بینائی کو صاف کرتی ہے۔ معدہ کو درست اور بدن کو قوی بناتی ہے انسان کو فصاحت

ومطردة له صفاة الذهن مهضمة
للطعام مكثرة للولد ويجيز على
الصراط كالبرق الخاطف ويبطى الشيب
ويعطي الكتاب باليمين ويقوى لبدن
على طاعة الله ويذهب الحرارة
من البدن ويقوي الظهر ويذكر
الشهادة ويسرع النزع ويبيض الاسنان
ويطيب النكهة ويصفى الحلق ويجلو اللسان
ويذكى الفطنة ويقطع الرطوبة
ويحد البصر ويعين على قضاء الحوائج
ويوسع عليه في قبره ويونسه في لحده
ويكتب له اجر من لم يتسوك في
يوم ويفتح له ابواب الجنة ويقول
الملئكة هذا مقتد بالانبياء
يقفو آثارهم ويلتمس هديهم في
كل يوم ويغلق عنه ابواب جهنم ولا
يخرج عن الدنيا الا وهو طاهر
مطهر ولا يأتيه ملك الموت عند
قبض روحه الا في الصورة
التي يأتيها الاولياء وفي بعض
العبارات الانبياء ولا يخرج

و حافظہ و عقل کو بڑھاتی ہے دل کو پاک
کرتی ہے نیکیوں میں اضافہ ہو جاتا ہے
ملائک خوش ہوتے ہیں اور اسکے چہرہ
کے نور کی وجہ سے مصافحہ کرتے ہیں
اور جب مسجد سے نکلتا ہے تو فرشتے
اس کے پیچھے پیچھے چلتے ہیں اور انبیاء
اور رسول اس کے لئے مغفرت طلب
کرتے ہیں، مسواک شیطان کو ناراض کر
دیتی ہے اور اس کو دھتکارتی ہے ذہن
کو صاف۔ کھانے کو ہضم کرتی ہے۔ بچوں کی
پیدائش بڑھاتی ہے پلصراط پر سے
کوندنے والی بجلی کی طرح (بہت جلد)
اتار دیتی ہے بڑھاپے کو موخر کرتی ہے
نامۂ اعمال داہنے ہاتھ میں دلاتی ہیں
بدن کو اللہ کی اطاعت کے لئے قوت
دیتی ہے حرارت کو بدن سے دور کرتی ہے
پیٹھ کو مضبوط بناتی ہے۔ کلمہ شہادت یاد
دلاتی ہے حالت نزع کو بہت جلد ختم کر
دیتی ہے دانتوں کو سفید منہ کو خوشبو دار
حلق اور زبان کو صاف سمجھ کو تیز کرتی ہے
رطوبت کے لئے قاطع ہے بینائی کیلئے مفید

من الدنیا حتی یسقی شربة من حوض نبینا علیہ السلام وهو الرحیق المختوم وعلی هذه انه مطهرة للفم مرضاة للرب:

حاجتوں کو پورا ہونے میں مدد کرتی ہے۔ قبر کو کشادہ بناتی ہے اور مردہ کے لئے غمخوار ہو جاتی ہے اور مسواک نہ کرنے والوں کا ثواب اس کے نامہ اعمال میں لکھ دیا جاتا ہے۔ اور اس کے لئے جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور فرشتے اس کے بارے میں ہر دن میں کہتے ہیں کہ یہ (شخص) انبیاء کا اقتداء کرنے والا ہے۔ ان کے نشانِ قدم پر چلتا ہے۔ ان کی سیرت کا متلاشی ہے اس کی طرف سے دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں، مسواک کرنے والا شخص دنیا میں (گناہوں) سے پاک صاف ہو کر جاتا ہے اور موت کا فرشتہ روح نکالنے کے لئے اس کے پاس اس صورت میں آتا ہے جس صورت میں اولیاء کے پاس آتا ہے بعض عبارات میں ہے کہ جس صورت میں انبیاء کے پاس آتا ہے اسی صورت میں آتا ہے اور مسواک کرنے والا دنیا سے نہیں جاتا مگر اس وقت جب کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حوض کی شراب نہ پی لے اور وہ رحیق مختوم ہے (اور ان سب فوائد سے) بڑھ کر یہ ہے کہ اس میں حق تعالیٰ کی رضا ہے، اور منہ کی صفائی ہے۔

علامہ زبیدی نے بھی شرح احیاء میں مسواک کے فوائد کو نقل کیا ہے۔ اور بعض علماء کی نظم بھی نقل کی ہے، اکثر فوائد وہی ہیں جو ہم نے طحطاوی سے نقل کئے ہیں البتہ ایک فائدہ نیا ذکر کیا ہے اھ وہ یہ ہے کہ مسواک کرنے سے منی زیادہ پیدا ہوتی ہے۔

چند مسئلے

مسئلہ حنفیہ کے نزدیک روزہ کی حالت میں زوال سے پہلے اور زوال کے بعد مسواک کا استعمال درست ہے. خواہ مسواک تر ہو یا خشک

مسئلہ کسی کو مسواک سے مارنا درست ہے (نعاجبہ)

مسئلہ بلا اجازت کسی کی مسواک استعمال کرنا مکروہ ہے۔

مسئلہ احرام کی حالت میں بھی مسواک کرنا جائز ہے (کتب کا اثار)

مسئلہ اگر مسواک کرنے سے خون وغیرہ نکلنے لگے یا اور کوئی مرض پیدا ہو جائے تو ایسی صورت میں مسواک کرنا مستحب نہیں ہے۔

مسئلہ نابالغ بچوں کو بھی اس کا استعمال کرانا چاہیئے۔ تاکہ ان کو بھی عادت ہو۔ (نووی)

مسئلہ غسل میں بھی مسواک کرنا مسنون ہے (شامی)

اطہر حسین غفر لہ مظاہری

۲۷ صفر المظفر ۱۳۷۸ھ